بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۴ | ۲۱ ماہ نبوت ۱۳۲۵ ہش | ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ | ۲۱ نومبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۷۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ آج سوا تین بجے لاہور تشریف لے گئے۔ حرم ثالث و حرم رابع و ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضور کے ہمراہ ہیں۔ سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ جو کل لاہور سے سندھ کے لئے روانہ ہو جائینگے ساتھ گئے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اسہال کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۲۳ نومبر کو مسجد اقصےٰ میں تحریک جدید کا نہایت اہم جلسہ ہوگا جس میں بزرگان سلسلہ تقاریر فرمائینگے۔

کل بعد نماز عصر بشیر احمد صاحب منیر واقف زندگی کا نکاح حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے

آج بعد نماز عصر قاضی محمد عبد اللہ صاحب دار الرحمت نے اپنی لڑکی کی تقریب رخصتانہ میں بہشتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسداد فرقہ وارانہ فسادات اور امداد مظلومین کیلئے
جماعت احمدیہ سے اپیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

برادران کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مجلس معتمدین یعنی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ایک نہایت اشد ہنگامی ضرورت کیطرف توجہ دلائی ہے۔ اور مجلس موصوف نے اس ارشاد عالی کی تعمیل میں مجھے ہدایت کی ہے کہ میں آپ صاحبان کی خدمت میں مندرجہ ذیل اپیل کے ذریعہ اس بارہ میں فوری اور پُر زور تحریک کروں۔

ملک کے بعض بدقسمت حصوں کے متعلق آجکل فرقہ وارانہ فسادات کی جو خبریں آرہی ہیں۔ وہ ہر دردمند دل کے لئے نہایت پریشان کن اور درد انگیز ہیں۔ فسادات احمد آباد وغیرہ سے شروع ہو کر کلکتہ۔ بمبئی اور مشرقی بنگال میں پھیل گئے اور اب صوبہ بہار میں جس وسیع پیمانہ پر تباہی اور بربادی برپا کی گئی ہے۔ وہ انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار ہے۔ جیسا کہ فسادات کی وسعت، اور مال وجان کی ہولناک تباہی اور ظلم و ستم کے بھیانک مناظر سے ظاہر ہے بہار کے ساتھ ساتھ ہی یوپی کے بعض اضلاع میں ہولناک فساد شروع ہو چکا ہے۔ بلکہ سرحد رہتک میں داخل ہو کر گویا پنجاب کی سرزمین میں بھی قدم رکھ چکا ہے۔ یہ فسادات آپس میں انفرادی غیظ و غضب یا بغض یا کینہ کا نتیجہ نہیں ہیں۔ بلکہ دراصل ملک کی مکدر پولیٹیکل فضا کی پیداوار ہیں۔ اور اس بات کی علامت ہیں کہ لوگوں نے اپنے رب کو بھلا دیا ہے۔ اور ان کی اخلاقی حس قریباً مردہ ہو چکی ہے۔ اور ان کے اندر مذہب کی حقیقت جو بلا لحاظ اختلاف عقائد شفقت علی الخلق ہونی چاہئیے تھا ضائع ہو چکی ہے کیونکہ فروعی اختلافات کو الگ رکھتے ہوئے کوئی مذہب بھی جائز نہیں رکھتا۔ کہ انسان آپس میں محض مذہبی اعتقادات کی بناء پر ایک دوسرے کا گلا کاٹیں

ان فسادات کے متعلق جو خوفناک اور بھیانک خبریں آرہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ لاکھوں انسان معصوم و ناتوان بچے بوڑھے اور ضعیف مرد اور عورتیں بے در بدر اور بے گھر مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ہزاروں ہزار زخمی کس مپرسی کی حالت میں دیہات میں دم توڑ رہے ہیں۔ اور جو لوگ جان بچا کر بھاگ سکتے تھے وہ پناہ گزین کیمپوں میں داخل ہیں۔ اور ان کے مال و اسباب تباہ و برباد ہو چکے ہیں

ایسے موقعہ پر ہر مظلوم بلا امتیاز مذہب و ملت انسانی ہمدردی کا مستحق ہے چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پانچ ہزار روپیہ علاقہ نواکھلی کے مظلومین کی امداد کے فنڈ میں کانگرس کو اور پندرہ ہزار روپیہ مسٹر جناح صدر مسلم لیگ کو بہار ریلیف فنڈ میں بھجوایا ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک وفد جس میں چند ڈاکٹر معہ ضروری طبی سامان اور ادویات شامل ہیں۔ جماعت کے خرچ پر صوبہ بہار میں براہ راست مظلومین کی امداد کے لئے بھی بھیجا گیا ہے۔ جس کے اخراجات کا اندازہ پانچ ہزار روپیہ مزید بر آں ہے۔ لیکن فسادات جس رفتار سے پھیل رہے ہیں۔ اور ملک کے اندر جو خوف اور پریشانی پیدا ہو رہی ہے۔ اور جس تباہی اور ہولناک مصیبت کا ان فسادات کے پھیلنے سے لاحق ہونے کا خطرہ ہے اس کے پیش نظر یہ جو کچھ کیا گیا ہے۔ یہ محض ایک ابتدائی قدم ہے

اے برادران عزیز ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت اب سامنے آگیا ہے۔ کہ اس زمانہ کے ابراہیم (یعنی حضرت احمد علیہ السلام) نے جو جماعت اسلامی تعلیم کی روشنی اور اس کے نور کے انعکاس کے لئے تیار کی ہے وہ اب اپنے مقام کو پہچان کر دنیا کے سامنے کھڑی ہو جائے۔ کیونکہ یہ فسادات ظاہر کرتے ہیں کہ دنیا میں اب حقیقی امن صرف صحیح اسلام کی تعلیم کی اشاعت اور قیام سے ہی قائم ہو سکتا ہے۔ اور اب اس جماعت کا فرض ہے کہ اسلام کے نور کے انتشار کے لئے اپنے اخلاص اور بے لوث قربانی کا عملی فانوس پیش کرے۔

ان حالات میں ہماری جماعت کے سامنے جو کام ہے وہ صرف یہی نہیں کہ ہر قوم و ملت کے مظلومین کی مالی امداد کی جائے بلکہ تبلیغی جدوجہد کے ذریعہ مذہب کے نام پر جوشِ جنون کے نتیجہ میں جو فسادات برپا کئے جاتے ہیں۔ ان تمام ناپاک خیالات کا ان قوموں کے درمیان سے استیصال کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ صلح کے شہزادہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو جو پیغام دیا ہے۔ وہ مقصد پورا ہو۔

چونکہ فسادات باوجود گورنمنٹ کی تمام انسدادی کارروائیوں کے سرعت سے پھیل رہے ہیں اس لئے ان فسادات کے انسداد اور دفاع کے لئے تبلیغی جدوجہد اور امداد مظلومین کے علاوہ مرکز سلسلہ کی مضبوطی کے لئے بھی بعض اخراجات برداشت کرنے پڑینگے۔ ان تمام تدابیر کو بروئے کار لانے کے لئے سردست ایک لاکھ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جو ڈیڑھ ماہ کے اندر یعنی سالانہ جلسہ ۱۹۴۶ء سے پہلے پہلے جماعت کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا

خزانہ میں وصول ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ کی ہدایات کے ماتحت مناسب تدابیر اختیار کرنے میں توقف یا حرج واقعہ نہ ہو۔ یہ رقم نظارت بیت المال کی رسید بکوں پر وصول کی جائے گی۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں بمد "انسداد فرقہ وارانہ فسادات وامداد مظلومین" فنڈ میں داخل کی جائے گی۔ عہدہ داران مقامی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کو اس بارہ میں الگ خاص چٹھیاں بھی جاری کی جا رہی ہیں۔

اے برادران عزیز مجھے یقین ہے۔ کہ قربانی کی تگ و دو میں آپ سب مجھ سے بہت پیش پیش ہیں۔ اس لئے آپ سے اب کچھ زیادہ کہنا تحصیل حاصل ہے۔ لیکن ہاں ایک بات میں آپ تک پہنچانا ضروری خیال کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس موقع پر ہر رنگ میں ایسے بے لوث اور بے غرض ایثار اور قربانی کا نمونہ پیش کرے۔ اور اس معاملہ میں اس کی درخشاں پیشانی دوسروں کے لئے مشعل راہِ ہدایت ثابت ہو۔ آخر میں میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سینوں میں اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے سچی تڑپ اور جوش پیدا کرے تا یہ کام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے ماتحت جلد از جلد تکمیل کو پہنچ جائے۔

ناظر بیت المال

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

حسب سابق انشاء اللہ تعالیٰ امسال بھی ۲۶، ۲۷، ۲۸ ماہ دسمبر ۱۹۴۶ء / فتح ۱۳۲۵ھ بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بمقام قادیان منعقد ہوگا۔ تمام دوستوں سے استدعا ہے۔ کہ اپنے حلقہ احباب میں شمولیت کی تحریک ابھی سے شروع کر دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

قادیان ۱۸ ماہ نبوت۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے :۔

حضور نے مدرسہ احمدیہ کے تین چار لڑکوں کے لاہور چلے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر اور سپرنٹنڈنٹ اس قدر غفلت سے کام لے رہے ہیں۔ کہ ان دنوں چار لڑکوں کو شیخ عبدالرحمٰن مصری ورغلا کر لاہور لے گئے ہیں۔ مگر انہوں نے مجھے کوئی اطلاع نہیں دی۔ حالانکہ ان کا فرض اولین تھا۔ کہ وہ مجھے اطلاع دیتے۔ مجھے نظارت امور عامہ کی رپورٹوں سے یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ اساتذہ مدرسہ احمدیہ کی یہ انتہائی غفلت اور سستی کا نتیجہ ہے۔ کفار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ایک سو سے زیادہ بار نبرد آزما ہونے کے لئے نکلے۔ مگر ان میں سے ایک جنگ بھی ایسی نہیں۔ جس میں کہ مسلمانوں کو انہوں نے غافل پایا ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضوان کس قدر ہوشیاری اور بیداری سے کام لیتے تھے۔ بعض لوگ اس حدیث اھل الجنۃ بلہٗ سے غلط استدلال کرتے ہیں۔ کہ مومن بے وقوف ہوتا ہے۔ حالانکہ یہاں المومن کا لفظ نہیں۔ بلکہ اھل الجنت کا لفظ ہے۔ اور یہ معنے وہ مولوی کرتے ہیں۔ جو معمولی معمولی قوموں سے مولوی بنے ہوتے ہیں۔ کوئی اور کام کر نہ سکنے کی وجہ سے کسی مسجد کی امامت وغیرہ سنبھال لیتے ہیں۔ وگرنہ مومن کی فراست بہت تیز ہوتی ہے۔ اور دنیاوی معاملات میں بھی اس کا ذہن بہت رسا ہوتا ہے۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے۔ کہ ایسے وقت ہوشیاری کرنا جہاں اسکی ضرورت نہ ہو۔ خلاف عقل اور خلاف عقل ہوگی۔ اور ایسی جگہ جنت ہے۔ جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام جیسے انسان ہوں گے۔ تو ایسی پاک جگہ میں اپنے مال و دولت کی حفاظت کرنا۔ بالکل بے معنی ہے کیونکہ وہاں تو چوری چکاری کا امکان ہی نہیں جنت میں جہاں سب نیک لوگ ہی ہوں گے۔ ان سے اپنی چیزیں محفوظ رکھنے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر دنیا میں برے لوگوں سے اپنے مال کی حفاظت ضروری ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ اھل الجنۃ بلہٗ یعنی اہل جنت سیدھے سادے ہوتے ہیں۔ ان میں کسی طرح کی چالاکی وغیرہ نہیں ہوتی۔

پس اساتذہ مدرسہ احمدیہ کو اپنے فرائض کو سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمیں بہت زیادہ مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اور جب تک لاکھوں کی تعداد میں ہمارے پاس مبلغ نہ ہوں گے۔ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض اساتذہ نہایت ہی غفلت سے کام لیتے رہے ہیں۔ اور وہ اس طرح کام کرتے ہیں۔ جس طرح افیونی اور بھنگی۔ اگر وہ خود افیونی اور بھنگی ہوں گے۔ تو ان کے طالب علم ان سے بھی ان باتوں میں بڑھے ہوئے ہوں گے۔ اور جو اساتذہ خود قابل ہوں گے۔ ان کے طالب علم بھی لائق ہوں گے اور لیاقت میں ان سے بھی بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس معاملہ میں صدر انجمن احمدیہ نے بھی اپنی ذمہ واریوں کو نہیں سمجھا۔ اور سکول کے معائنہ اور نگرانی کا کبھی اس نے ارادہ ہی نہیں کیا۔ وہ جس اونچے تخت پر بیٹھی ہوئی ہے۔ اس سے نیچے اترنا اس کو گوارا ہی نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے عرش سے اپنے بندوں کی خبرگیری کے لئے اتر آتا ہے۔ مگر یہ اپنے بندوں کی خبرگیری کے لئے نیچے اترنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ اسی قسم کی مشکلات ہمارے راہ میں روک بنی ہوئی ہیں۔

ازاں بعد حضور نے ایک اعتراض کے جواب میں فرمایا۔ اعصابی کمزوری بہت بڑے اضطراب کا موجب ہوتی ہے۔ اور اعصابی کمزوری والے شخص بہت بڑی تباہی کا سبب بنتے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں طرف چل پڑتے ہیں۔ جب لڑائی ہو رہی ہو۔ تو وہ لبا اوقات اس قدر مطمئن ہو تے ہیں۔ کہ جیسے کچھ ہو ہی نہیں رہا۔ اور لبا اوقات کچھ بھی نہ ہو رہا ہو۔ تو انہیں لڑائی ہی لڑائی نظر آتی ہے۔ اور مداخلت کر کے خواہ مخواہ لڑائی کی آگ بھڑکا دیتے ہیں۔ اور اس طرح ملک پر سخت مصیبت لے آتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ ایک شخص نے سوال کیا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا کی رو سے حضرت امام حسینؓ کی کیوں مدد نہیں کی گئی۔ اور کیوں انہیں چھوڑ دیا گیا۔ اس کا جواب صاف ہے۔ کہ اول تو امام حسین رضؓ کا شمار رسولوں یا خلفاء راشدین میں سے نہیں ہے۔ پھر یہاں خلیفہ کا ذکر ہی نہیں بلکہ مومنوں کا ہے۔ ہاں جس طرف مومنوں کی اکثریت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کی ضرور مدد کرے گا۔ اور انہیں کامیاب کرے گا۔ یہاں اصل میں معہم محذوف ہے۔ یعنی وہ جماعت جو رسولوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ یا جس طرف مومنوں کی اکثریت ہو۔ ان کی اللہ تعالےٰ امداد کرتا ہے۔

منیر احمد ونیس

تصحیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مجلس علم و عرفان مطبوعہ ۱۹ ر نبوت ۱۳۲۵ھ فرمودہ مورخہ ۱۵ ر نبوت میں مرزا امام دین کی جگہ مرزا نظام دین غلطی سے درج ہو گیا ہے۔ اور مورخہ ۱۷ ر نبوت کی مجلس میں حضور نے فرمایا تھا کہ "مسلمان اگر موٹریں ہوائی جہاز وغیرہ سامان تیار کر لیتے تو مظلومین کو آسانی سے امداد پہنچا سکتے مگر اسکی بجائے غلطی سے "اسلحہ وغیرہ خرید نے کی کوشش کرتے" لکھا گیا ہے۔ ناظرین تصحیح فرمالیں۔

گاندھی جی کا چرخہ

فضل عمر ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام ایک سمپوزیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا مسلمانوں کے لئے صرف اسلامی حکومت کی اطاعت ہی ضروری ہے

قرآنی آیت اولی الامر منکم کی تشریح

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

آجکل جہاں اور بہت سے نئے خیالات پیدا ہو گئے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کے ایک حصہ میں ایک خیال یہ بھی زور کے ساتھ پیدا ہو رہا ہے۔ (اور ایک لحاظ سے تو یہ خیال کافی پرانا ہے) کہ اسلامی تعلیم کی رو سے مسلمانوں کے لئے صرف مسلمان حاکم کی اطاعت ہی ضروری ہے اور کسی دوسرے حاکم یا فرمانروا کی اطاعت ضروری نہیں۔ اس خیال کی تائید میں قرآنی آیت پیش کی جاتی ہے کہ:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

(سورۂ نساء رکوع ۸)

"یعنی اے مسلمانو تم خدا کی اطاعت کرو۔ اور اس کے رسول کا بھی حکم مانو۔ اور ان حاکموں کا بھی جو تمہیں سے ہوں۔"

اس آیت میں جو اولی الامر منکم (یعنی وہ حاکم جو تمہیں سے ہیں) کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ ان سے آجکل کے روشن خیال مسلمانوں کا ایک طبقہ جو عیسائی اقتدار سے تنگ آکر آزادی کی جدوجہد میں معروف عمل ہے یہ استدلال کرتا ہے کہ ان الفاظ میں صرف ان حاکموں کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں میں سے ہوں یعنی بالفاظ دیگر ہم پر صرف مسلمان حاکموں کی اطاعت فرض قرار دی گئی ہے دوسروں کی نہیں۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ منکم کا لفظ (یعنی جو تمہیں سے ہوں) صاف بتا رہا ہے کہ اس جگہ صرف مسلمان اولی الامر مراد ہیں نہ کہ وہ کافر و جابر فرمانروا جو مسلمانوں کی گردنوں پر ہر جائز و ناجائز طریق سے حکومت کا جوا رکھ کر انہیں اپنی غلامی کی زنجیروں میں بند رکھنا چاہتے ہیں؛

اس اعتراض کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ بے شک آزادی ایک نہایت قیمتی چیز ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ہر جائز طریق پر اپنی اور اپنے بھائیوں کی آزادی کے لئے کوشاں رہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ اسلام کی کامل ترقی اور بحالی کے لئے آزادی کا ماحول ایک بہت ضروری اور لابدی چیز ہے۔ مگر آزادی کی ہوس میں قرآنی آیات کو ان کے صحیح معانی سے علیحدہ کر کے ایک خلاف تعلیم اسلام جدت کا دروازہ کھولنا کسی طرح جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں اسلام آزادی کو ایک نہایت قیمتی چیز قرار دیتا ہے۔ بلکہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو قومی غلامی تو دور کی بات ہے انفرادی غلامی کو بھی ایک قابل نفرت اور قابل استیصال چیز سمجھتا ہے۔ وہاں وہ ساتھ ہی یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ اگر کسی وقت تمہیں کسی غیر اسلامی حکومت کے ماتحت رہنا پڑے۔ تو تم بغاوت اور بدامنی کا طریق نہ اختیار کرو۔ بلکہ وقت کی حکومت کے فرمانبردار رہو۔ اور ساتھ ساتھ جائز اور پُرامن طریق پر اپنی آزادی کے لئے بھی کوشش کرتے رہو۔ چنانچہ علاوہ قولی تعلیم کے قرآن شریف اور حدیث ایسے تاریخی واقعات سے بھرے پڑے ہیں کہ جہاں خدا کے انبیاء و مرسلین نے غیر اسلامی حکومت کے ماتحت زندگی گزاری ہے۔ اور ہمیشہ بغاوت کے طریق سے مجتنب رہتے ہوئے حکومتِ وقت کے ساتھ تعاون اور اطاعت کا طریق اختیار کیا ہے۔

مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق قرآن شریف میں مذکور ہے کہ وہ فراعنہ مصر کی حکومت کے ماتحت تھے۔ اور صرف ماتحت ہی نہ تھے۔ بلکہ انہوں نے اس حکومت میں وزارت مال کا عہدہ بھی قبول کیا ہوا تھا۔ لیکن بایں ہمہ انہیں قانون رائج الوقت کا اس قدر احترام تھا کہ باوجود اس زبردست خواہش کے کہ وہ اپنے بھائی کو اپنے ساتھ رکھ سکیں وہ قانون کا احترام کرتے ہوئے اس راستہ سے باز رہے۔ حتیٰ کہ خود خدا نے اپنی کسی مخفی تقدیر کے ذریعہ ان کے لئے ایک جائز راستہ کھول دیا۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

1063

کذالک کدنا لیوسف ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک الا ان یشاء اللہ (سورۂ یوسف رکوع ۹)

"یعنی ہم نے خود یوسف کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ایک تدبیر کی۔ کیونکہ یہ بات یوسف کے لئے جائز نہیں تھی۔ کہ وہ رائج الوقت شاہی قانون کے خلاف اپنے بھائی کو یونہی زبردستی روک لیتا۔ پس اللہ نے خود اپنی مشیت سے اس کے لئے رستہ کھولا۔"

اسی طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام بر سولہا فرعون کی حکومت میں انتہائی درجہ ظالمانہ اور جابرانہ حکومت کے ماتحت رہے مگر کبھی اس کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند نہیں کیا۔ بلکہ جب ایک دفعہ ان سے نادانستہ طور پر ایک قانون شکنی ہو گئی۔ تو اس پر انہوں نے قانون کی زد سے بچنے کے لئے خفیہ طور پر ملک چھوڑ دیا۔ اور ولھم علیّ ذنب کہہ کر (یعنی میں حکومت مصر کے مطابق ایک جرم کا ارتکاب کر چکا ہوں سورۂ شعراء رکوع ۲) اس بات کو تسلیم کیا کہ حکومت کا میرے خلاف ایک الزام عائد ہوتا ہے۔ اور جب فرعون کے مظالم انتہا کو پہنچ گئے۔ تو پھر بھی حضرت موسےٰ نے بغاوت کی بجائے ملک سے ہجرت کر جانے کا طریق اختیار کیا۔ اور ملک کے اندر رہتے ہوئے قانون شکنی نہیں کی۔ (سورہ طٰہٰ وغیرہ)

اسی طرح یہ تاریخی واقعہ بھی دنیا جانتی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فلسطین کی رومی حکومت کے ماتحت پیدا ہوئے تھے۔ اور اسی کے ماتحت انہوں نے اپنی ساری معروف زندگی گزاری۔ اور کبھی قانون کا دامن نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ جب ان کے یہودی دشمنوں نے انہیں بغاوت کے جھوٹے الزام میں پھانس کر ماخوذ کرانا چاہا تو اس وقت بھی انہوں نے صاف صاف کہدیا کہ میری یہی تعلیم ہے۔ کہ قیصر کا حق قیصر کو دو اور خدا کا حق خدا کو دو۔ (متی باب ۲۲ و لوقا باب ۲۰) حتیٰ کہ بقول مسیحی صاحبان انہوں نے اسی حکومتِ روما کی ایک عدالت کے فیصلہ کے مطابق صلیب پر جان دے دی۔ مگر حکومت کے خلاف سر نہیں اٹھایا۔

پھر ان مشہور و معروف تاریخی واقعات سے کون بے خبر ہے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال تک مکہ والوں کی حکومت کے مظالم برداشت کئے۔ حتیٰ کہ بعض بے گناہ مسلمان اس عرصہ میں اہل مکہ کے ہاتھوں شہید بھی ہو گئے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے ان سب ظلموں کو انتہائی صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ لیکن حکومت مکہ کے خلاف مکہ میں رہتے ہوئے بغاوت کے طریق سے ہر حال میں مجتنب رہے۔ یہ خیال کرنا کہ مکہ میں کوئی حکومت نہیں تھی۔ اور نہ کوئی قانون تھا۔ اور ہر شخص گویا مادر پدر آزاد تھا درست نہیں ہے۔ کیونکہ خواہ اہل مکہ کی حکومت کیسی بھی ظالمانہ تھی۔ وہ بہرحال ایک حکومت تھی۔ اور مختلف قبائل قریش کے لیڈروں کا ایک بورڈ بھی مقرر تھا۔ جو ندوہ کہلاتا تھا۔ جس کے ممبروں کے ہاتھ میں حکومت مکہ کے مختلف شعبہ سپرد تھے۔ اور اس طرح ایک ابتدائی مگر اپنے رنگ میں مکمل جمہوری نظام کی صورت قائم تھی۔ (دیکھو تاریخ طبری وغیرہ) لیکن باوجود اسکے کہ اس مکی حکومت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی مٹھی بھر جماعت پر سخت سے سخت مظالم کئے۔ آپ نے انہیں کامل صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ اور جب یہ مظالم انتہا کو پہنچ گئے تو اس وقت بھی بغاوت اور فساد کے طریق سے مجتنب رہے۔ اور صرف اتنا کیا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ایک حصہ مسلمانوں کا افریقہ میں حبشہ کی طرف بھجوا دیا۔ جس نے نجاشی کی عیسائی حکومت کی پناہ لی۔ اور بالآخر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باقی ماندہ صحابہ مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ مگر آپ نے اپنے عمل سے دنیا کو بتا دیا کہ ہم ایک غیر اسلامی حکومت کے ماتحت رہتے ہوئے اور حکومت بھی وہ جو انتہا درجہ ظالمانہ تھی۔ پھر بھی اس حکومت کے مطیع رہے ہیں۔ اور کسی قسم کی بغاوت۔ یا فساد کے مرتکب نہیں ہوئے۔ کیونکہ اسلام کا یہ صریح حکم ہے کہ:۔

اللہ لا یحب الفساد

"یعنی خدا تعالیٰ فساد اور امن شکنی کو کسی صورت میں پسند نہیں کرتا۔"

کیا حضرت یوسف اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی یہ واضح مثالیں اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں کہ خدائی شریعت اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتی۔ کہ ایک مسلمان محض یہ آڑ لے کر کہ وہ ایک غیر اسلامی حکومت کے ماتحت ہے۔ ملک میں بغاوت اور قانون شکنی کا مرتکب ہو۔ اور حصول آزادی کی جستجو میں فساد کا بیج بوتا پھرے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اسلام بے شک یہ کہتا بلکہ حکم دیتا ہے۔ کہ تم دعوۃ الی الحق اور تبلیغ اور تنظیم اور دوسرے پر امن ذرائع سے اسلام کے قلعہ کو مضبوط کرتے جاؤ۔ حتیٰ کہ تمہارا ملک بغاوت کے ذریعہ نہیں بلکہ خود اسلام کی اندرونی روحانی طاقت کے ذریعہ کفر کی غلامی سے نکل کر اسلام کی غلامی میں آجائے۔ مگر وہ کسی صورت میں فساد اور امن شکنی اور بغاوت کی اجازت نہیں دیتا۔ اور قرآنی ارشاد کے علاوہ جلیل القدر انبیاء کا اسوہ اس طریق پر ایک زبردست شاہد ہے۔

باقی رہا یہ خیال کہ قرآنی آیت میں اولی الامر منکم کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ جو تم میں سے تمہارا حاکم ہے۔ اسکی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اور گویا کسی اور کی نہ کرو۔ سو یہ خیال بالکل بودا اور کمزور ہے۔ کیونکہ اول تو عربی زبان میں مِنْ کا لفظ علیٰ اور فی کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ (دیکھو تاج العروس وغیرہ) اور اس طرح اولی الامر منکم کے معنے یہ بنتے ہیں۔ کہ جو لوگ تم پر حاکم ہیں۔ یا جو لوگ تمہارے اندر بطور حاکم کے ہیں ان کی فرمانبرداری کرو۔ اور اس طرح کوئی اشکال نہیں رہتا۔ دوسرے قرآنی کلام کی یہ ایک عجیب وغریب حکمت ہے۔ کہ وہ بعض اوقات ایک عام اور معروف لفظ کو ترک کر کے اس کی جگہ ایک خاص محاورہ اختیار کرتا ہے۔ تاکہ آیت کے معانی میں وسعت پیدا ہو کر ایک نیا اور لطیف رستہ کھل جائے۔ یہ طریق قرآن شریف نے بے شمار جگہ استعمال کیا ہے۔ اور یہ اسکی زبان کے کمالوں میں سے ایک خاص کمال ہے کہ ذرا سے ردّوبدل سے معانی کا ایک وسیع میدان کھول دیتا ہے۔ اب آیت زیر بحث میں عام محاورہ کے لحاظ سے الفاظ یوں ہونے چاہئیں تھے کہ اولی الامر علیکم (یعنی تم پر جو لوگ حاکم ہوں) یا اولی الامر فیکم (یعنی تمہارے اندر جو لوگ بطور حاکم ہوں) مگر قرآن شریف نے ان محاوروں کو ترک کر کے ایک نسبتاً کم معروف محاورہ استعمال کیا ہے۔ یعنی اولی الامر منکم (یعنی جو لوگ تم سے حاکم ہوئے ہوں) تاکہ نہ صرف ایک ہی لفظ کے ذریعہ علیکم اور فیکم کے الفاظ کا مرکب مفہوم ادا ہو جائے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی اس مفہوم کی حکمت بھی ظاہر ہو جائے۔ اور یہ بھی پتہ لگ جائے کہ یہ حکم کس قسم کے حالات کے ساتھ مخصوص ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ گو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں مِنْ کا لفظ بہت سے معانی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جن میں علیٰ اور فی کا مفہوم بھی شامل ہے۔ مگر جیسا کہ بعض ائمہ لغت نے تشریح کی ہے۔ اس کے مخصوص معنی ابتدا لغایۃ کے ہیں۔ یعنی دراصل اس لفظ میں کسی زمانی یا مکانی نقطہ سے ایک کام کی ابتداء کا اظہار یا ایک چیز کا دوسری چیز میں سے نکلنا مراد ہوتا ہے۔ اور اس لفظ کے باقی سب معانی کم وبیش اسی بنیادی مفہوم پر مبنی ہیں۔ اور اسی کے اردگرد چکر لگاتے ہیں۔ چنانچہ آیت زیر بحث میں جو علیٰ اور فی کے الفاظ ترک کر کے مِن کا لفظ اختیار کیا گیا ہے۔ وہ بھی اسی حکمت کے ماتحت ہے۔ کہ تا آیت کے مفہوم میں مِن کے بنیادی مفہوم کو داخل کر کے ایک وسیع اور لطیف معنی پیدا کر دیئے جائیں۔ اس اصول کے ماتحت آیت اولی الامر منکم کے صحیح معنی یہ ہونگے کہ اے مسلمانو تم پر ایسے حاکموں کی فرمانبرداری فرض ہے۔ جو تم سے حاکم بنے ہیں۔ یعنی ان کا اولی الامر ہونا یا بالفاظ دیگر ان کی امارت غاصبانہ اور جابرانہ رنگ نہیں رکھتی بلکہ تم نے ان کی حکومت کو قولاً یا فعلاً تسلیم کر کے گویا اپنا بنا لیا ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ انسان کسی حکومت کو امکاناً دو طرح ہی قبول کر سکتا ہے۔ یعنی یا تو وہ اسے قولاً تسلیم کر لیتا ہے۔ اور مُنہ سے کہہ کر یا قلم سے لکھ کر اسے مان لیتا ہے۔ جیسا کہ معاہدات وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ اور یا وہ قولاً تو تسلیم نہیں کرتا۔ مگر عملاً تسلیم کر کے اس کی ماتحتی کو خاموشی کے ساتھ قبول کر لیتا ہے۔ جیسا کہ عموماً مفتوح ممالک کی صورت میں ہوتا ہے۔ اور زیر بحث قرآنی آیت نے ان دونوں صورتوں کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے۔ کیونکہ عربی محاورہ کے مطابق یہ دونوں صورتیں منکم کے مفہوم میں شامل ہیں جس میں ایک چیز کا دوسری چیز سے نکلنا مراد ہوتا ہے۔ پس الفاظ اولی الامر منکم کے پورے معنی یہ ہوئے کہ:۔

اوّل وہ حاکم جن کی حکومت کو تم قولاً یعنی صراحتاً تسلیم کر چکے ہو۔

دوم وہ حاکم جن کی حکومت کو تم عملاً تسلیم کر چکے ہو۔ اور اس کے ماتحت رہنے پر خاموشی کے ساتھ راضی ہو چکے ہو۔

اوپر کے بیان سے ظاہر ہے۔ کہ درحقیقت یہ آیت ایک وسیع اصولی رنگ رکھتی ہے۔ اور اس میں اسلامی حکومت یا غیر اسلامی حکومت کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ جس حکومت کو بھی مسلمان تسلیم کرلیں۔ خواہ وہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی اور خواہ وہ اسے قولاً تسلیم کریں یا کہ عملاً۔ اس کی اطاعت ان پر فرض ہو جاتی ہے۔ اور اس کے خلاف بغاوت کرنا اور اس کے قانونوں کو توڑنا ان کے لئے جائز نہیں رہتا۔ پس اگر ایک حاکم مسلمان تو ہے۔ مگر وہ جبر واکراہ کے طریق پر دوسرے مسلمانوں کو اپنی ماتحتی میں لانا چاہتا ہے۔ تو اس آیت کے ماتحت اسکی حکومت ناجائز ہوگی۔ لیکن اگر ایک حاکم غیر مسلمان ہے۔ مگر بعض مسلمانوں نے اسکی حکومت کو قولاً یا عملاً تسلیم کر لیا ہے۔ تو اس کی حکومت جائز ہوگی۔ کیونکہ جہاں مقدم الذکر حکومت منکم کے مفہوم کے صریح خلاف ہے وہاں موخر الذکر حکومت منکم کے مفہوم کے عین مطابق اور موافق ہے۔ یہ وہ لطیف فلسفہ ہے۔ جو صرف علیکم یا فیکم کے الفاظ سے ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اسی لئے قرآن شریف نے ان معروف الفاظ کو چھوڑ کر منکم کا لفظ اختیار کیا ہے۔ تا اس بات کی طرف اشارہ کرے۔ کہ ہر وہ حکومت جو مسلمانوں کی تسلیم شدہ ہے۔ وہ گویا انہی میں سے نکلی ہوئی چیز ہے۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ اس لئے اس کے خلاف بغاوت کرنا ہرگز جائز نہیں۔ کیونکہ اگر ایسی حکومت کے خلاف سر اٹھانا جائز قرار دیا جائے۔ تو پھر امن عامہ اور تہذیب وتمدن کی تمام تسلیم شدہ بنیادیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اور فتنہ وفساد اور جنگ وجدال کا ایسا رستہ کھلتا ہے۔ جو پھر کسی طرح بند نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر کوئی قوم کسی حکومت کو اپنے لئے صریحاً اتنا ظالمانہ خیال کرتی ہے۔ کہ اس کے ماتحت رہنا اس کے لئے بالکل ناممکن ہو جاتا ہے۔ تو اس صورت میں اس کے لئے ہجرت کا رستہ کھلا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ ؑ کے ماتحت بنی اسرائیل نے مصر سے ہجرت کی یا جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماتحت مسلمانوں نے مکہ سے ہجرت کی۔ مگر ایک تسلیم شدہ حکومت کے ماتحت رہتے ہوئے بغاوت یا قانون شکنی یا فساد کا طریق اختیار کرنا کسی صورت میں جائز نہیں۔ خواہ یہ حکومت اسلامی ہو یا غیر اسلامی یہ وہ نظریہ ہے جو نہ صرف قرآنی تعلیم کی رو سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قطعی طور پر ثابت ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذاتی اسوہ بھی اس پر ایک زبردست شاہد ہے فبای حدیث بعد ذالک یومنون

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی حکومت اپنی کسی مظلوم رعایا کو ہجرت کرنے سے زبردستی روکے تو اس صورت میں اسلام کیا تعلیم دیتا ہے؟ سو اس کے متعلق جاننا چاہیئے کہ ایسی ظالم حکومت کے خلاف اس کے اندر رہتے ہوئے بھی سر اٹھانا جائز ہوگا۔ کیونکہ جو حکومت ایک طرف اپنی رعایا پر ظلم کرتی ہے اور دوسری طرف اسے ہجرت کرنے سے بھی روکتی ہے تو وہ گویا مخلوقِ خدا پر انصاف اور خود حفاظتی کے سارے دروازے بند کرنا چاہتی ہے اور خدا کا رحیمانہ قانون اس اندھیر نگری کی اجازت نہیں دے سکتا۔ چنانچہ جب فرعون نے بنی اسرائیل کو اپنی حکومت میں انتہائی مظالم کا نشانہ بنایا۔ اور پھر جب وہ ان مظالم سے تنگ آکر ملک سے باہر نکل جانے لگے تو اس نے انہیں زبردستی روکنا چاہا۔ تو خدا نے فرعون کے اس فعل کو کھلی کھلی بغاوت اور سرکشی قرار دیا چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ

فاتبعھم فرعون وجنودہ بغیاً وعدواً (یونس رکوع ۹)

"یعنی فرعون نے بھاگتے ہوئے بنی اسرائیل کا پیچھا کیا۔ تاکہ انہیں ہجرت کر جانے سے زبردستی روکے مگر اس کا یہ فعل خدائی قانون کے خلاف ایک کھلی کھلی بغاوت تھا۔ اور وہ عدل و انصاف کی تمام حدود کو توڑ کر آگے نکل جانا چاہتا تھا" بلکہ یہ فعل اس قدر ظالمانہ ہے کہ فرعون کے جن سپاہیوں نے اس تعاقب میں حصہ لیا وہ بھی خدا کی نظر میں باغی اور عادی قرار پائے جیسا کہ جنودہ کے لفظ سے ظاہر ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ بعض حالات میں آمر کے ساتھ مامور بھی قابلِ مواخذہ ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جب تک کوئی حکومت ملک کی تمام آبادی کو زیر کر کے یا منوا کر اپنا سکہ قائم نہیں کر لیتی اور اسے ملک میں استحکام حاصل نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ ملک کی قائم شدہ حکومت نہیں سمجھی جا سکتی۔ اور اس کے خلاف حسب ضرورت لڑنا جائز ہے۔ اور اسی اصل کے ماتحت یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ ملک کی حکومت کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ اپنی رعایا کی مرضی کے خلاف اسے از خود کسی دوسری حکومت کے سپرد کر کے آپ الگ ہو جائے کیونکہ اس صورت میں بھی نئی حکومت ملک کی تسلیم شدہ حکومت نہیں سمجھی جائے گی۔ خلاصہ یہ کہ مسلمانوں کے لئے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کے علاوہ صرف ایسی حکومت کی اطاعت فرض قرار دی گئی ہے جو ان کی تسلیم شدہ ہو۔ خواہ وہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی لیکن جب ایک دفعہ مسلمان ایک حکومت کو قولاً یا عملاً تسلیم کر لیں تو پھر اس کے خلاف بغاوت کرنا ان کے لئے جائز نہیں رہتا سوائے اس کے کہ وہ اس حکومت کے مظالم سے تنگ آکر اس کے ملک سے ہجرت کرنا چاہیں اور یہ حکومت انہیں اس ہجرت سے جبراً روکے۔ یہ وہ منصفانہ قانون ہے جو افراط اور تفریط کی راہوں سے بچتے ہوئے اسلام نے جاری کیا ہے۔ اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ یہی وہ تعلیم ہے جو دنیا میں حقیقی امن کی بنیاد بن سکتی ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

درخواست دعا

لنگوس (بذریعہ ڈاک) مکرم حکیم فضل الرحمن صاحب انچارج احمدیہ مشن نائیجیریا لکھتے ہیں کہ مسلمہ کی ایک جائداد کے متعلق ہمارے خلاف ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر ہے جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جائداد کو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھے۔ اور وہاں احمدیت کا پرچم لہرانے کے سامان مہیا فرمائے۔

جماعت احمدیہ سے خطاب

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان توجہ کریں!

اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اس وقت دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ پر کیا مالی اور کیا جانی انتہائی قربانی کر رہی ہے۔ لیکن اے جماعت احمدیہ کے افراد! ہمارا آقا اور ہمارا امام ہم سے ابھی اور قربانیاں چاہتا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ گو ہماری جماعت دوسروں کی نسبت بہت زیادہ قربانیاں کر رہی ہے لیکن ابھی اس سے بھی زیادہ کام کرنے اور ایثار و استقلال دکھانے کی ضرورت ہے۔ جب تک جماعت کا ہر فرد دیوانہ وار قربانیوں کے لئے تیار نہیں ہوتا اس وقت تک کامیابی کی شاہراہ پر جماعت نہیں چل سکتی۔

آج سے بارہ سال قبل حضور نے جماعت سے چند مطالبات فرمائے جماعت نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن مشکلات اور روکیں جو ابھی کامیابی کے راستے میں حائل ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت نے کما حقہٗ ان مطالبات کو پورا نہیں کیا۔ اب دوبارہ حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۴۶ء جو مورخہ ۲۰ نومبر کے اخبار الفضل میں چھپ چکا ہے میں جماعت سے ایک بار پھر نہایت جوش سے کام کرنے کی خواہش کی ہے۔ اس خطبہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جماعتیں دیوانہ وار تبلیغ کریں۔ جماعتوں کے عہدیدار تمام افراد سے کام لیں۔ اور اپنے کام کی رپورٹ باقاعدہ مرکز میں بھجوائیں ہر احمدی ایک ماہ کم از کم تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں ایک مطبوعہ چٹھی جملہ جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہے۔

جس میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق جماعتوں سے مطالبہ کیا گیا ہے۔

اوّل۔ کہ جماعت کے ہر فرد سے کم از کم ایک ماہ اور کوئی زیادہ چاہے تو اس کی رخصتوں و فراغت کے تمام ایام تبلیغ کے لئے وقف کرنے کا وعدہ لیا جائے۔ اور ان کے نام مع مطلوبہ کوائف بھجوا دیئے جائیں۔

دوئم۔ ہر تعلیم یافتہ احمدی کو تحریک کر کے وعدہ لیا جائے۔ کہ وہ آئندہ باقاعدہ بذریعہ خط و کتابت ان احباب کو تبلیغ کرے گا جن کے پتے دفتر اسے مہیا کرے۔ اس کے لئے وعدہ کرنے والوں کے نام و پتے بھجوائے جائیں۔

سوم۔ جماعت کے صاحب استطاعت احباب میں طباعت و اشاعت لٹریچر کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دینے کے لئے تحریک کی جائے۔ اور ان کے وعدے بھجوائے جائیں۔

چہارم۔ ایک گروپ ایسے احباب کا تیار کیا جائے جو نظارت ہذا کی طرف سے مہیا کردہ لٹریچر مناسب آدمیوں کو مفت تقسیم کرے۔

پس احباب کو تحریک کی جائے کہ نظارت کی طرف سے مہیا کردہ لٹریچر کو حسب ہدایت نظارت دعوۃ و تبلیغ تقسیم کریں۔ اور باقاعدہ رپورٹ بھجوائیں۔ ایسا وعدہ کرنے والے احباب کے نام بھجوائے جائیں۔

پنجم۔ با ہمت احباب میں تحریک کی جائے کہ وہ سلسلہ کے لٹریچر کو فروخت کریں۔ اس سے سلسلہ کو تقویت بھی ہوگی اور تبلیغ بھی ہوگی۔ تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ مطلوبہ کوائف چٹھی مذکورہ بالا جلد از جلد بھجوا دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کارک اور جوٹ کے نمونے مطلوب ہیں

ایسے احمدی دوست جو خام جوٹ ہندوستان سے باہر اور کارک ہندوستان میں بھجوا یا منگوا سکتے ہوں تو وہ فوراً دفتر وکیل التجارت تحریک جدید میں اطلاع دیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو جوٹ کے نمونے بھی بھجوائیں۔ وکیل التجارت قادیان

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے کھانے والے ہزاروں بے چراغ گھر خوبصورت بچوں سے روشن ہو چکے ہیں۔ خاکسار نے خلیفۃ المسیح اول نور الدین رض سے طب سبقاً پڑھی اور آپ کے حکم سے ۱۹۱۱ء میں دوکان کھولی اور حب اٹھرا کا اشتہار دیا۔ آج ۳۵ برس کے عرصہ میں بفضل خدا ہزارہا گھر بچوں کے چراغوں سے روشن ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ اٹھرا کے مریض جلد استعمال کریں دیر کرنا گناہ ہے۔

حبّ مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کولھوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی سیاہیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا مونہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔

قیمت۔ ایک ماہ کی خوراک تین روپے (۳/-)

زود جام عشق

اس کی خوبی کو تقریباً ہر ایک جانتا ہے۔ اور قیمتی اجزاء مثلاً موتی۔ مشک اور زعفران وغیرہ سے مرکب ہے۔ طاقت کی ضامن ہے۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بے مثل ہے۔ قوت کے لئے لاجواب۔ کمزوری اعصاب کے دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ اس کا استعمال ادھیڑ پن میں تمام جسمانی طاقت کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور آئندہ کمزوری پیدا نہیں ہوتی۔

قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے -/-/۱۵

بچوں کی چونڈی

یہ ان بیماریوں کا مجرب علاج ہے۔ بدہضمی۔ قے۔ دست۔ سبز دست۔ لیسدار پاخانے۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی۔ بخار۔ نمونیہ۔ پسلی کا درد۔ نیند کم آنا۔ نیند سے رو کر اٹھنا۔ دانت نکلتے وقت یہ بیماریاں زیادہ حملہ کرتی ہیں۔ معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور سبز دست آنے لگتے ہیں۔ صحت بگڑ جاتی ہے۔ لہٰذا آپ اپنے بچوں کی صحت کی نگرانی کرتے ہوئے فوراً اطلاع دیویں۔ تاکہ آپ کے بچوں کی محافظ حب مسان و چونڈی دونوں روانہ کی جاویں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حبّ اٹھرا کی طرح یہ دونوں اکسیر صفت ہیں۔ اور ہر گھر میں ان کی موجودگی ضروری ہے

قیمت فی شیشی خورد بارہ آنے۔ کلاں ایک روپیہ آٹھ آنے

حکیم نظام جان شاگرد مولانا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نور الدین دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبد المجید صاحب سالک ایڈیٹر روزنامہ انقلاب لاہور

نے طبیہ عجائب گھر قادیان کو ایک بات میں نہایت بے نظیر پایا۔ وہ یہ ہے کہ اس میں بیش بہا جوہر دوائیہ اور مشک وغیرہ سے لیکر معمولی مفردات بنفشہ و نیلوفر وغیرہ تک ہر چیز عمدگی اور نفاست کے اعتبار سے لاثانی مل سکتی ہے۔ آپ ایک دوا آزمائش کے طور پر منگا لیجئے۔ اور پھر دوسرے دواخانوں کی بہم پہنچائی ہوئی دوا سے مقابلہ کیجئے۔ تو آپ کو میری گذارش کی اہمیت معلوم ہو۔ خالص، عمدہ اور صاف ستھری دوائیں حاصل کرنے کے لئے طبیہ عجائب گھر بہترین مرکز ہے۔ مرکبات کی تیاری بھی انتہائی احتیاط سے کی جاتی ہے۔ عرق۔ شربت۔ معجون۔ روغن ہر چیز بہتر سے بہتر دواخانوں سے بھی اونچا معیار رکھتی ہے اور پھر قیمتیں بڑے دواخانوں کے مقابلہ میں یقیناً کم ہیں۔ اور یہ بہت بڑی خوبی ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سروس کمیشن۔ لاہور

کراچی ڈویژن پر لائن کلرکوں (کیرج اور ویگن کلرکوں۔ شیڈ کلرکوں۔ ورکس کلرکوں اور کارسپانڈنس کلرکوں) کی ۱۷۔ خالی آسامیاں پر کرنے کے لئے امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں میں سے ۱۵ مسلمانوں کے لئے، ایک سکھوں، پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے، اور ایک اچھوت جاتیوں کے لئے مخصوص کی گئی ہے علاوہ ازیں ۵۱ موزوں امیدواروں کے نام (۲۸۔ مسلمان ایک اینگلو انڈین یا تو طن پذیر یورپین، ۵ سکھ، پارسی اور ہندوستانی عیسائی۔ ۳۔ اچھوت اور ۱۴ غیر مخصوص) فہرست انتظار پر درج کئے جائینگے

تنخواہ :- ۴۰ روپے ماہوار (عارضی طور پر)

سکیل :- ۶۰ — ۲ — ۵۰ — ۲½ — ۳۰ روپے ہوگی

رعایتی نرخوں پر اشیاء خورد و نوش خریدنے کا استحقاق حاصل ہونے کے علاوہ ذیل کے الاؤنس بھی دیئے جائینگے:-

	بمقام کراچی (۱)	بمقام حیدرآباد (۲)۔ روہڑی کوٹری۔ سکھر۔ ڈگ روڈ اور شکارپور	(۱) و (۲) میں مندرجہ مقامات کے علاوہ دوسرے مقامات پر (۳)
۱۔ گرانی الاؤنس	ماہوار ۱۸ روپیہ	ماہوار ۱۶/ روپیہ	ماہوار ۱۴ روپے
۲۔ ہاؤس الاؤنس	۸-۷ ″	—	—
۳۔ لوکل الاؤنس	۱۰ ″	—	—
الاؤنسوں کی میزان کل تنخواہ:	۸-۷۵ روپے ماہوار	ماہوار ۵۶ روپے	ماہوار ۵۴ روپے

قابلیت:- میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن بشرطیکہ نتائج کا اعلان ڈویژنوں کے ذریعے سے کیا جائے) جونیئر کیمبرج یا کوئی مساوی امتحان

عمر:- ۱۸ اور ۲۵ سال کے مابین اور اچھوت جاتیوں کے لئے ۲۸ سال درخواستیں مجوزہ فارموں پر آنی چاہئیں۔ یہ فارم ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے دستیاب ہوں گے۔ درخواستیں سیکرٹری این۔ ڈبلیو ریلوے سروس کمیشن ۴۲۔ لارنس روڈ۔ لاہور کے پتہ پر ارسال کی جائیں درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۲۶ء ہے

مکمل تفاصیل ٹکٹ لگا ہوا اور پتہ لکھا ہوا لفافہ ارسال کر کے سیکرٹری سے حاصل کی جائیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پٹنہ ۱۹ نومبر: حکومت بہار نے ایک آرڈیننس کے ماتحت صوبہ کے اخبارات کو بہار یا دیگر صوبوں کے فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق غیر مصدقہ خبریں شائع کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ فسادات کے متعلق خبریں سنسر ہو کر شائع ہوا کریں گی۔ نیز اس سلسلے میں اخبارات رائے زنی بھی نہیں کر سکیں گے۔

قاہرہ ۱۹ نومبر: عرب لیگ کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ عرب ممالک کی حکومتوں سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ انڈونیشیا کی آزادی ری پبلکن گورنمنٹ کو تسلیم کر لیں۔ اور انڈونیشیا سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے ایک وفد بھیجیں۔

نئی دہلی ۱۹ نومبر: کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ایک ممبر نے راجہ غضنفر علی خان ممبر حکومت ہند کی اس تقریر کا ذکر کیا جس میں آپ نے کہا تھا۔ کہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ دوسرے لوگوں کو دعوت اسلام دے۔ تاکہ سارا ہندوستان ہی مشرف بہ اسلام ہو جائے۔ ممبر نے دریافت کیا۔ کہ کیا حکومت اپنے ممبروں کو اس قسم کی تقریریں کرنے کی اجازت دے گی۔ سردار عبدالرب نشتر نے حکومت کی طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ حکومت کے ممبروں کو مذہبی معاملات میں اپنی ذاتی رائے کے اظہار کی پوری آزادی حاصل ہے۔

لاہور ۱۹ نومبر: ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روہتک اور اس کے نواح کے فسادات میں کل ۱۶ اشخاص ہلاک ہوئے گذشتہ تین روز سے کوئی واردات نہیں ہوئی پولیس اور فوج فساد زدہ رقبہ میں متعین کر دی گئی ہے۔ روہتک اور ہانسی میں تعزیری چونکیاں بھی بٹھادی گئی ہیں۔

ممباسہ ۱۹ نومبر: ممباسہ مسلم ایسوسی ایشن نے ایک قرارداد کے ذریعہ مشرقی افریقہ کے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مشرقی افریقہ کی انڈین نیشنل کانگرس اور دیگر ہندو انسٹی ٹیوشنوں سے قطع تعلق کر لیں۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر: برطانوی دارالعوام میں ایک لیبر ممبر نے مطالبہ کیا۔ کہ برطانوی حکومت یقین دلائے۔ کہ ہندوستان کے فساد زدہ رقبہ پر بمباری نہیں کی جائے گی۔ تاہم نائب وزیر ہند نے جواب میں کہا۔ کہ حکومت اس قسم کا یقین دلانے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہے مرکزی اسمبلی میں پنڈت نہرو اعلان کر چکے ہیں۔ کہ موجودہ آئین کے ماتحت امن و امان کا محکمہ قطعی طور پر صوبائی حکومتوں کے ماتحت ہے۔ اس لئے مرکزی حکومت اس سلسلے میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

دہلی ۱۹ نومبر: مسٹر محمد علی جناح نے جامعہ ملیہ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا جامعہ کی تعلیمی پالیسی اور اساتذہ کے سیاسی رجحانات کے متعلق مسلمانوں میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ انہیں جلد رفع کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ادارہ اب مسلمانوں کی قومی یونیورسٹی بن چکا ہے۔

لاہور ۱۹ نومبر: پنجاب مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے ڈیرہ غازیخان کے شمالی حلقہ کے لئے مسٹر ستار محمد کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دیدیا ہے اس حلقہ میں الیکشن ٹربیونل کے فیصلہ کی بنا پر ضمنی انتخاب ہوگا

کارڈف ۱۹ نومبر: آل انڈیا مسلم لیگ کی لنڈنی شاخ کے صدر نے ایک اجتماع میں

اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد ۰ — ۲ — ۱	ملیالم زبان کی بے جلد ۰ — — ۱
گجراتی " " " ۰ — ۱۲ — ۰	کنٹری " " " ۰ — ۸ — ۰
اردو " " بے جلد ۰ — ۸ — ۰	تیلنگی " " " ۰ — ۱ — ۰
مرہٹی " " " ۰ — ۰ — ۱	

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ آنے محصولڈاک۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن!

اعلان نکاح

برادرم ملک عبدالحمید صاحب ابن ملک فقیر علی صاحب ککے زئی مرحوم جو کہ پرانے صحابی تھے کا نکاح شمیم اختر صاحبہ بنت ملک بشیر علی صاحب کنجاہی محلہ دارالبرکات کے ساتھ ۱۰۰۰ روپیہ مہر پر مکرم حافظ مبارک احمد صاحب فاضل نے مسجد محلہ دارالفضل میں ۱۳/۱۱/۴۶ کو پڑھا۔ دوست دعا فرماویں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے رحمت و برکت کا موجب ہو۔ خاکسار محمد شریف قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ نومبر ۴۶ء کو میرے بھائی عبدالوحید پسر ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی کا نکاح از صدرہ مہرو بیگم بنت برکت علی خان صاحب مہر ستر سات صد روپیہ پر مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے پڑھایا۔

دعاگو خاکسار عبدالمنان دہلوی محلہ دارالفضل قادیان ۱۹ نومبر ۱۹۴۶ء

کحل الجواہر

ایک روپیہ ڈیڑھ ماشہ کحل الجواہر کی قیمت برائے آزمائش رکھی گئی ہے یہ سرمہ نہایت ہی قیمتی اجزاء جواہرات وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ آنکھوں کی تمام ترشکایات میں روزبروز مفید ہوتا جاتا ہے قیمتی اجزاء سے مرکب ہونے کے باوجود صرف خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کے مدنظر قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ صرف ایک دفعہ آزمانا شرط ہے۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار مقامی ضرورتمند اصحاب روزانہ صبح تشریف لاکر آنکھوں میں لگا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی مہتمم چشم الحکم سٹریٹ قادیان

دواخانہ نورالدین رض کے مجربات

اکسیر جگر — جگر کی بیماریوں میں مفید ہے۔ خوراک ایکماہ چار روپے

قرص حابس — حیض زیادہ آتا ہو۔ تو یہ گولیاں مفید رہیں گی۔ فی درجن ۳ روپے

تریاق دمہ — دمہ کے لئے مفید ہے خوراک ایک ماہ دس روپے

حب بخار — ملیریا کے واسطے مفید ہے یکصد قرص ۲ روپے

قرص مرکب افسنتین — معدہ کے بخارات۔ مراق اور خرابی جگر کے لئے مفید ہے خوراک ایکماہ ۴ روپے

مرہم مبارک — پھوڑے پھنسیوں کے لئے مفید ہے۔ فی ڈبیہ دو روپے

تیار کردہ ← دواخانہ نورالدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر کرتے ہوئے کہا ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کا وجود اس طرح مٹانے کے درپے ہیں جس طرح ہٹلر یورپ کے یہودیوں کا نام ونشان مٹانا چاہتا تھا۔ اس اجتماع میں انڈونیشیا، مشرق وسطےٰ اور دیگر اسلامی ممالک کے بہت سے مسلمان شامل ہوئے۔

لنڈن ۱۹ نومبر۔ دارالعوام میں یہ سوال کیا گیا کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ ہندوستان کے ہولناک فسادات لیبر پارٹی کی پالیسی کا نتیجہ ہیں۔ اور اس لحاظ سے لرزہ خیز اتلاف جان کے اصل ذمہ دار لیبر پارٹی کے ممبر ہیں مسٹر اٹیلی وزیر اعظم نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا۔ اس نوعیت کے فسادات مختلف حکومتوں کے عہد میں اکثر ہوتے رہے ہیں اس لئے انہیں لیبر پارٹی کی پالیسی کا نتیجہ نہیں سمجھا جا سکتا۔

لنڈن ۱۹ نومبر۔ فرانس اور سیام نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں جس کی رو سے سیام ہند چینی کے تمام متنازعہ علاقوں کو ماہ دسمبر کے وسط تک خالی کر دے گا۔

نیویارک ۱۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان مجلس اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا ممبر بننے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

لاہور ۱۹ نومبر۔ گورنر پنجاب نے ایک خاص آرڈی ننس کے ذریعہ حکومت پنجاب اور

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو صوبہ میں پبلک کی حفاظت اور تحفظ امن کے لئے وسیع اختیارات سونپ دیئے ہیں اس آرڈیننس کے ذریعے بغیر وارنٹ کے محض شک کی بنا پر کسی شخص کو ایک ماہ تک گرفتار یا زیر حراست

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککروں نظر کی کمزوری جیب وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کی ضرر اس میں نہیں ہے کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدہ کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے

قیمت فی تولہ ۱۲ؔ۔ چھ ماشہ ۶ؔ۔ تین ماشہ ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ: **دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھا جا سکتا ہے۔ تعلیمی اداروں۔ جرائد اور رسائل پر بھی کنٹرول کیا جا سکیگا۔ اور عام استعمال کی چیزیں مثلاً پانی۔ بجلی کو بھی زیر تصرف لایا جا سکتا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ نومبر۔ آج تیسرے پہر اس امر کا فیصلہ ہو گیا کہ ۹ دسمبر کو دستور ساز اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ تمام ممبروں کے نام دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ نومبر آج کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں سردار عبدالرب نشتر اور ڈاکٹر راجندر پرشاد نے فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق بیانات دیئے سردار عبدالرب نشتر نے بتایا کہ سب سے پہلے احمد آباد میں فساد ہوا۔ پھر بمبئی اور کلکتہ اور نواکھالی میں فساد ہوا۔ نواکھالی کے فساد کو چونکہ بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں بہار اور یوپی میں بھی فساد شروع ہو گیا۔ بہار میں دس ہزار سے زیادہ جانی نقصان ہوا۔

اعلان نکاح

برادرم شمس الدین صاحب مولوی فاضل کا نکاح مسماۃ امۃ الحمید صاحبہ بنت ماسٹر فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ساتھ بعوض ۱۰۰۰ روپیہ مہر حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے بعد نماز عصر مؤرخہ ۱۹ نومبر ۱۹۴۶ء کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے بشیر احمد میر

الحمد للہ دانتوں کے درد کی اکسیر ھوالشافی

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کے شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپے ہے خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ و ڈاک کے ذمہ دار ہوں گے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے فوراً درد جاتا رہتا ہے

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی ممتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

شیشی چار اونس دو روپے — تیار کردہ — شیشی چار اونس دو روپے

دواخانہ نور الدینؓ قادیان